

## 145046- عشرہ ذوالحجہ میں روزے رکھنے کے استحباب کے بارہ میں احادیث

### سوال

آپ کی ویب سائٹ پر "عشرہ ذوالحجہ" کے عنوان سے ایک مضمون ہے، جس سے مجھے یہ سمجھ آئی ہے کہ نو ذوالحجہ کا روزہ رکھنا مسحی ہے، لیکن آپ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا عشرہ ذوالحجہ کے باقی ایام کے روزے رکھنا سنت میں یا نہیں۔

کچھ احادیث میں جن کے صحیح ہونے کے بارہ میں مجھے علم نہیں جن میں ان دس ایام کی فضیلت بیان ہوتی ہے، اور وہ ان ایام میں اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی ترغیب دلاتی ہیں اور ان میں روزے رکھنا بھی شامل ہے، وہ احادیث درج ذیل ہیں :

1 ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عشرہ ذوالحجہ کے علاوہ کسی اور ایام میں اللہ تعالیٰ کو عبادت کرنا زیادہ پسند نہیں ان ایام میں بہت زیادہ محبوب ہیں، ان میں ہر ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے، اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے"

اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ اور امام یحییٰ نے روایت کیا ہے۔

2 حضرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں :

پانچ کام ایسے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں چھوڑا کرتے تھے : یوم عاشورا کا روزہ، اور عشرہ ذوالحجہ کے روزے، اور ہر ماہ کے تین روزے، اور فجر سے قبل دور کعت ادا کرنا..."

اسے امام احمد اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

ان احادیث سے سمجھ آتی ہے کہ صرف نو ذوالحجہ کا روزہ ہی سنت نہیں، بلکہ پورے عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھنا بھی سنت ہے۔

تو یا یہ صحیح ہے، اور آپ کے اس مضمون میں اسے کیوں نہیں بیان کیا گیا؟ اور کیا مذکورہ بالا احادیث صحیح ہیں؟

### پسندیدہ جواب

#### اول :

ہماری ویب سائٹ عشرہ ذوالحجہ کے پہلے نو ایام کے روزے رکھنے کے استحباب کو بیان کیا گیا ہے، اس سلسلہ میں آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں :

سوال نمبر (41633) اور (49042) اور (41271).

#### دوم :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عشرہ ذوالحجہ کے علاوہ کوئی اور ایام اللہ تعالیٰ کو اتنے پسند نہیں جتنے ان دس ایام میں عبادت کرنا پسند ہے، ان ایام میں ہر ایک دن کا روزہ ایک برس کے برابر ہے، اور ہر رات کا قیام کرنا لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے"

اسے امام ترمذی نے حدیث نمبر (758) اور المزار نے حدیث نمبر (7816) اور ابن ماجہ نے حدیث نمبر (1728) میں ابو بکر بن نافع البصری کے طریق سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ حدثان مسعود بن واصل عن خناس بن فہم عن قاتدة عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

خناس بن فہم اور مسعود بن واصل کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے، اسی لیے علماء حدیث متفقہ طور پر اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یہ حدیث غریب ہے، ہم مسعود بن واصل عن الخناس کے طریقہ کے علاوہ کسی اور سے اس حدیث کو نہیں جانتے۔

میں نے محمد یعنی امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث سے دریافت کیا تھا اس طریقہ کے علاوہ کسی اور سے نہیں جانتے تھے۔

قاتدة نے سعید بن مسیب سے مرسل بیان کیا ہے، اور تجھی بن سعید نے خناس بن فہم کے حفظ کے بارہ کلام کی ہے "انتہی

اور امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس کی سند ضعیف ہے" "انتہی

دیکھیں : مشرح المسیہ (2/624).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس میں ضعف ہے" "انتہی

دیکھیں : شرح العمدۃ (2/555).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس کی سند ضعیف ہے" "انتہی

دیکھیں : فتح الباری (2/534).

اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضویۃ حدیث نمبر (5142) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اور حافظ ابن رجب رحمہ اللہ یہ اور دوسری احادیث بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں :

"دوسری مرفوع احادیث بھی میں لیکن یہ سب موضوع میں، اس لیے ہم نے ان اور اس جیسی دوسری احادیث سے اعراض کیا ہے جو عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت میں موضوع میں اور یہ بہت زیادہ ہیں" "انتہی

دیکھیں : لطائف المعارف (262).

سوم:

سوال میں وارد و سری حدیث:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزیں بھی نہیں چھوڑا کرتے تھے....."

اس حدیث کا مدار حنیدہ بن خالد خزاعی پر ہے اس سے کئی ایک سندیں آئی ہیں اور الفاظ بھی مختلف ہیں:

پہلی:

حنیدہ بن خالد عن ام المؤمنین حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہا.

اس سے اخر بن الصیاح نے اور اخر سے اس طریق میں تین راویوں نے روایت کی ہے:

1 عمرو بن قیس الملائی:

اس کی روایت امام نسائی نے سنن نسائی حدیث نمبر (2416) اور امام احمد نے مسند احمد (44/59) اور طبرانی نے <sup>طبع</sup> المجمع الکبیر (205/23) اور ابن جان نے صحیح ابن جان (14/332) میں اور ابو یعلی نے مسند ابی یعلی (12/469) میں روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"چار چیزیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑا کرتے تھے: یوم عاشوراء کا روزہ اور عشراہ (دواجہ) کے روزے اور ہر ماہ تین ایام کے روزے، اور صبح سے قبل دو رکعتیں"

عمرو بن قیس سے روایت کرنے والا راوی ابو سعید الشہبی ہے جو کہ مجموع ہے، اس لیے محققین سند نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (4/111) میں بھی ضعیف کہا ہے.

2 زہیر بن معاویہ ابو خبیثہ:

امام نسائی نے الخبری (2/135) میں روایت کیا ہے زہیر کے الفاظ یہ ہیں:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین دن کے روزے رکھا کرتے تھے، مینہ کے پہلے سو موارکے دن پھر جمعرات اور پھر اس کے بعد والی جمعرات کو"

3 شریک:

اسے امام نسائی نے الخبری (2/135) اور امام احمد نے مسند احمد (9/460) طبع مؤسسة الرسالۃ میں روایت کیا ہے اور اسے شریک نے مسند ابن عمر میں سے زہیر کے الفاظ کے ساتھ ہی بیان کیا ہے.

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"میں نے اپنے والد اور ابو زرنہ سے اس حدیث کے بارہ میں دریافت کیا جسے شریک نے الحب بن الصیاح عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ سو موادر اور جمعرات اور اس کے بعد سو موادر کا روزہ رکھا کرتے تھے"

ان دونوں کا کہنا تھا: یہ غلط ہے، بلکہ وہ تواخر بن صیاح عن حنیدہ بن خالد عن امراتہ عن ام سلمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے ہے "انتی

د. يحيى العجل (1/231)

محققین کا کہنا ہے کہ :

"اس کی سنہ ضعیفت سے شریک وہ ابن عبد اللہ الداعیجی ہے جو کہ سیٰ الحفظ ہے، اور اس پر حدیث کے الفاظ مختلف ہیں پھر انہوں نے اختلاف کا ذکر کیا ہے" انتہی

(460/9) المسند : د. يحيى حصر

## دوسرا یوجہ:

عن هنيدة بن خالد عن امراته عن بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم.

اسے اس طریقے سے ابو عوانہ عن الحب بن الصیاح عن ہنیدہ سے روایت بیان کرتا ہے جسے ابو داود نے حدیث نمبر (2437) اور امام نسائی نے حدیث نمبر (2372) اور (2418) اور امام احمد نے (37/24) اور (69/44) اور یحییٰ نے سنن الحبی (4/284) میں اور امام طحاوی نے شرح معانی الآثار (2/76) میں روایات کیا ہے۔

ابوداؤد میں اس کے الفاظ یہ ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوڑا بھیج اور یوم عاشوراء اور ہر ماہ کے تین روزے رکھا کرتے تھے مہینے کے پہلے سو ماہ اور جمعرات کا"

تیسرا ی وحہ :

عن فضيلة ام سلمة رضي الله تعالى عنها :

ہے محمد بن فضل کے طبق سے ہے وہ سان کرتے ہیں کہ جمیل حدیث سان کی حسن بن عبد اللہ نے بنده اکھناعی وہ اپنی ماں سے اور وہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سان کرتی ہیں کہ :

"رسو، کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین، امام کے روزے کا حکم دستے، پہلے، جمعیت اور سو موارد اور سو موارد کا

اویا کے یادوں سے

"محمد رضا کریم صاحب اعلیٰ و سلم مهدی نبی، تهم روز - سے کھنکھاں محمد، کریم تھے تھنڈے سے مارا اور مجھے اس تاریخی سے سے مجھے - کسے سے مارا کیا"

امانی و ملک

"محمد سعید محمد صالح علی وسلم" اور "محمد سعید محمد علی وسلم" کے تین افراد سے اکھنے کا حکم داکیا تھا۔ تحقیق سالانہ میں اسی حکم اور مجمعہ اتنی کا۔

اسے امام احمد نے مسند احمد (44/82) میں اور ابو یعلیٰ نے مسند ابو یعلیٰ (315/12) میں اور ابو داود نے سنن ابو داود حدیث نمبر (2452) میں اور امام نسائی نے سنن نسائی (4/221) میں روایت کیا ہے۔

اس میں نوزواجج کے روزے کا ذکر نہیں، اور نہ ہی یوم عاشوراء کے روزے کا ذکر ہے، بلکہ صرف ہر ماہ تین روزے پر اقتضار کیا گیا ہے۔

چوتھی وجہ:

عن بنیہ عن امراتہ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

یہ عبد الرحیم بن سلیمان عن الحسن بن عبد اللہ عن الحب بن صیاح عن بنیہ بن خالد عن امراتہ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طریق سے سابقہ الفاظ سے مروی ہے۔

اسے طبرانی نے <sup>الْجَمِيعُ الْكَبِيرُ</sup> (23/216) اور (23/420) اور ابو یعلیٰ نے مسند میں روایت کیا ہے۔

پانچویں وجہ:

بنیہ بن خالد کے ہیں میں ام المومنین کے پاس گیا اس میں انہوں نے ام المومنین کا نام ذکر نہیں کیا۔

یہ زہیر بن معاویہ عن الحب بن الصیاح کے طریق ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بنیہ الحنزا عی سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں ام المومنین کے پاس گیا اور ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کے تین روزے رکھا کرتے تھے میں کے پہلے سو موارد پھر جمعرات اور پھر اس کے بعد والی جمعرات کا"

اسے امام نسائی نے سنن نسائی حدیث نمبر (2415) میں روایت کیا ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ نقاد الحدیث اس حدیث کے متن اور مسند کے مختلف ہونے کی بنا پر اس پر حکم لگانے میں مختلف ہیں:

چنانچہ امام زیلیعی نے نسب الرایہ (2/157) اور مسند احمد کے محققین نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے، اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے جیا کہ مجموع فتاویٰ ابن باز (15/417) میں درج ہے، اس لیے کہ حدیث کے متن اور مسند میں اضطراب ہے، لکھا ہے کہ حدیث پر حکم کے لیے یہی متجہ ہے۔

لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود (7/199-196) میں زہیر بن معاویہ اور ابو عوانہ عن الحب بن صیاح کی دونوں روایتوں کو صحیح قرار دیا ہے۔

اور دارقطنی کی العلل (15/121-122) میں درج ہے کہ:

"بنیہ بن خالد الحنزا عی عن حضہ کی حدیث کے بارہ میں دریافت کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار اشیاء کو ترک نہیں کیا کرتے تھے: یوم عاشوراء کا روزہ اور عشہر ذوالجہ کا روزہ اور ہر ماہ تین روزے، اور صحیح سے قبل دور کعت"

تو وہ کہنے لگے: اسے حب بن صیاح بنیہ بن خالد الحنزا عی کے طریق سے حضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے۔

اور حسن بن عبید اللہ اس کی خلافت کرتے ہوئے اس سے اختلاف کیا ہے چنانچہ اسے عبد الرحیم بن سلیمان حسن بن عبید اللہ عن امہ عن ام سلمہ کے طریق سے بیان کرتے ہیں۔

اور اسے ابو عوانہ نے حرب بن صیاح عن بنتیہ عن امراتہ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے جس میں انہوں نے ام المؤمنین کا نام نہیں لیا "انتہی  
واللہ اعلم.